سبع سنابل

جسے بارگاہِ مُصطفےٰ علیہ التحیۃ
والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہُوا

مُصنّف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم

مُفتی مُحمّد خلیل خان برکاتی

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ)

سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنّف
میر عبدالواحد بلگرامی

مترجّم
مفتی محمد خلیل خاں برکاتی

مقدّمہ
از
پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری

ناشر
حامد اینڈ کمپنی - مدینہ منزل، ۳۸ - اردو بازار - لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق فرید بک سٹال لاہور محفوظ ہیں

کتاب	:	سبع سنابل
مصنف	:	میر عبدالواحد بلگرامی
مترجم	:	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
مصحح	:	محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
مطبع	:	رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
خوشنویس	:	غلام رسول
الطبع اوّل	:	۱۹۸۲ء
الطبع الثانی	:	۱۹۹۹ء
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
ہدیہ	:	165 /=

Marfat.com

فہرست

Marfat.com

کہ اس کی نظر اپنے اخلاص پر رہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کو خالص فرمانا چاہتا ہے تو اس سے یہ چیز گرا دیتا ہے کہ وہ اپنے اخلاص کو دیکھے۔

نامرد بہ تیغ عشق بے سر نشود　　　در مذہب عاشقاں مطہر نشود
ہم عشق طلب کنی وہم سر خواہی　　　آرے خواہی ولے میسر نہ شود

مرد جب تک عشق کی تلوار سے بے سر نہیں ہوتا عاشقوں کے مذہب میں پاک نہیں مانا جاتا۔ "تم عشق بھی کرتے ہو اور سر کی بھی طلب ہے۔ ہاں ہاں تم مانگتے تو ہو مگر وہ مل نہیں سکتا"۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم تخم ہے۔ عمل کاشت اور اخلاص اس کا پانی۔ محمد بن الفضل قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بدقسمتی کی تین نشانیاں ہیں۔ اول تو یہ کہ علم دین دیں مگر عمل سے محروم کر دیں۔ دوسرے یہ کہ عمل کی توفیق تو دیں مگر اخلاص نہ دیں۔ تیسرے یہ کہ اچھوں کی صحبت تو اُسے میسر ہو مگر خدمت اور صدق سے محروم رہے۔

لہٰذا مرید مبتدی کو چاہیئے کہ اپنی ذات کو احکام شیخ کے سپرد کر دے۔ خواجہ ذوالنون مصری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جب مرید آداب سے باہر ہو جاتا ہے تو جہاں سے چلا تھا وہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ ترقی کا سبب ادب تھا اور جب سبب نہ رہا تو یقیناً وہ واپس پلٹے گا۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا کہ شیخ کے حقوق، پیغمبر کے حقوق کی مانند ہیں اور ماں باپ کے حقوق سے زیادہ۔ فوائد السالکین میں ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں حضرت مخدوم شیخ یوسف چشتی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص بیعت کے ارادے سے آیا۔ خواجہ کے قدموں پر اپنا سر رکھا اور عرض کیا کہ بیعت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ خواجہ پر کیفیت طاری تھی فرمایا کہ اگر تم کہو کہ "لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ" تو میں تمہیں مرید کر لوں۔ چونکہ وہ شخص دھن کا پکا اور سچا تھا اس نے فوراً اقرار کر لیا۔ خواجہ نے بیعت کے لیے اُسے اپنا ہاتھ دیا اور اُس سے بیعت کر لیا۔ پھر فرمایا کہ سنو کہ میں کون ہوں

Marfat.com

اور کیا ہوں ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار کے کمینے غلاموں میں سے ایک ہوں ۔ کلمہ وہی ہے مگر میں نے تیرے کمال اور اعتقاد اور صدق کو آزمایا تھا"۔
لہٰذا پیر کے ساتھ صدق یہی ہے کہ ظاہر اور باطن کی کسی حالت پر ذرہ برابر اعتراض نہ کرے ۔ اس لیے کہ وہ حقیقی جدائی کا سبب ہے ۔ جہاں تک بن پڑے اُس کی صحبت و خدمت کی برکت سے کچھ نعمت حاصل کر ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام پر اعتراض کیا تو ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ (یہ ہے ہم میں اور تم میں جدائی) سُنا ۔
نقل ہے کہ خواجہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہٗ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے شیخ کے روبرو ایک خواب بیان کیا کہ آپ خواب میں کچھ فرما رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھ سے منہ کیوں پھیرے ہوئے ہیں"۔ فرمایا کہ اگر "کیوں" کے لیے تمہارے دل میں جگہ باقی نہ رہی ہوتی تو خواب میں تمہاری زبان پر "کیوں" جاری نہ ہوتا"۔ لہٰذا پیر کے ساتھ صدق اور ادب مرید کی دائمی خصلت ہونی چاہیے کہ اس راستہ کے طے کرنے کی بنیاد ہی صدق پر ہے ۔ مخدوم ملت شیخ سعد الدین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اگر مرید ابتدائی دور میں ان چیزوں کی طرف رغبت کرے جو اس کا نفس چاہتا ہے وہ ہرگز کامیابی کو نہیں پہنچ سکتا ۔ اور پیر کو جن باتوں کی شرعاً رخصت ہے مرید اُن کا اتباع نہ کرے کہ ابھی اس میں نفس کا اثر باقی ہے اور رخصت میں نفس کا لحاظ رکھا ہی جاتا ہے ۔ اَسَاسُ الْکُفْرِ قِیَامُکَ عَلٰی مُرَادِ نَفْسِکَ ۔ یعنی یہ کفر کی بنیاد ہے کہ آدمی اپنی خواہشات پر قائم رہے ۔
اے عزیز وہ معمولی گناہ جو تیری نظر میں نہیں کھٹکتا، حقیقت کی ترازو میں کوہِ قاف سے چند گنا بڑا ہوتا ہے کہ "مسلمان اپنے معمولی گناہ کو ایک پہاڑ کی طرح جانتا ہے جو اس پر گرا پڑتا ہے اور منافق اسے مکھی کی طرح یقین کرتا ہے جو اس سے اُڑ جائے گی" اور یہ ہرگز گمان نہیں کرتا کہ اس معمولی سے گناہ سے ہمارے دین کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ اس لیے کہ وہ بال جو تمہاری آنکھ میں پڑ جاتا ہے

Marfat.com